اللہ

شرفِ مرد بجود است و کرامت بسجود
ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود
اَحَبُّ البِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ البِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا
درین آوان برکت نشان بِعَونِ اللّٰہِ الوَاحِد
رسالۂ ہدایت مقالہ المسمّٰی بہ

آدابُ المَسَاجِد

از تالیفِ لطیف و ترصیفِ شریف
عالمِ ربانی صوفی حقانی مُحیُّ السُّنَّۃ قَامِعُ البِدعۃ جناب فضیلت مآب مولانا ابو امین
شاہ محمد امانُ الرحمٰن صاحب نفعنا اللّٰہ بِطُولِ بقائِہٖ شاگرد رشید مخدوم الاصفیا نائب
سیّد الانبیاء آیۃٌ مِن آیاتِ اللّٰہ حضرت سراپا برکت مولانا مفتی محمد لطف اللّٰہ صاحب
لازالت شموس فیضہ طالعۃ و بدور کمالاتہ مفتیٔ عدالت خاص سرکار نظام خلّد اللّٰہ ملکہ الیٰ
یومِ القیام
ریاست حیدرآباد دکن سلمہ اللّٰہ ذو المنن
در مطبع افضل المطابع دہلی طبع شد

سنہ ۱۳۱۳ھ

٧٨٦

لا الٰه الا هو
الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد ن النبي الامي
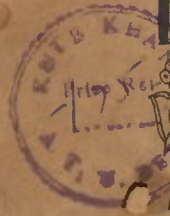
وما توفيقي الا بالله

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد کے قابل وہی محبوب ہے — جسکی خوبی سے ہر اک شئی خوب ہے

ہی وہ دلبر دلبری کی گھات مین — بات ہے اک اوسکی ہر اک بات مین

ہر جگہ ہے حسن اوسکا جلوہ گر — دیکھنے والا اگر ہو باخبر

ہو ہوس اے دل جو کچھہ دیدار کی — کر غلامی احمد مختار کی

یعنی وہ سرتاجِ خوبان جہان — حسن جسکا شہرۂ کون و مکان

اوسکے نور حسن سے روشن زمین — اور خورشید و قمر عرشِ برین

بلکہ روشن اس سے ساری کائنات — مستفید اس سے ہی ہر نوری صفات

مثل بوبکر و عمر و عثمان و علی — اہلِ بیت و جملۂ اصحاب

تابعین کل اور تبع تابعین — مجتہد کل یعنی وہ حامی دین

بالخصوص اونمین وہ فخرِ اتقیا — بوحنیفہ وارثِ علم و ہدیٰ

مستفید از علمِ او ہر کاملے — منکرِ او ہست نادان جاہلے

خاکپائے علماء بندۂ عاجز و بے نوا مسکین ابوامین محمد امان الرحمن شرح اللہ صدرہ بنور العرفان نے چونکہ بعض جگہ اپنے برادران دینی کو بوجہ لاعلمی اور ناواقفی کے مسجدوں کی بے توقیری اور بے حرمتی کرتے ہوئے دیکھا اور صفائی اور پاکیزگی مسجد کا خیال نہایت ہی کم پایا اور اکثر اہل اسلام کو نماز کے وقت مسجدوں میں وضو کرتے ہوئے دنیا کی باتوں چیتوں میں کمال مصروف و مشغول دیکھا اور اُسکے علاوہ طرح طرح کے واہیات میں مبتلا پایا تو یہ جی چاہا کہ چند ضروری باتیں قلمبند کر کے انکی خدمت میں پیش کروں کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ سے روایت ہے +

من دعا الی الهدیٰ کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لاینقص ذالک من اجورهم شیئاً و من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لاینقص ذالک من آثامهم شیئاً +

جو شخص خلقت کو نیک کام کی طرف بلائیگا تو ثواب ملیگا اُس شخص کو اُن لوگوں کے ثواب کے برابر کہ جو نیک کام میں اسکے تابع ہونگے اور بتانے والے کا ثواب کرنیوالے کے ثواب کو نہ گھٹائیگا (یعنی دونو کو پورا ثواب ملیگا) یہ نہوگا کہ کچھ بتانیوالے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو شخص گمراہی کیطرف لوگوں کو بلاوے تو اُسپر اُتنا گناہ ہوگا جتنا اسکے کہنا ماننے والوں پر ہوگا - گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنے والونکے گناہ کو نہیں گھٹائیگا +

یعنی دونو کو برابر پورا گناہ ہوگا - اور دوسری حدیث مسلم شریف میں ابو مسعود انصاری سے یوں روایت ہے اور جناب سرور کائنات علیہ الف الف تحیات نے فرمایا ہے +

من دلّ علی خیر فله مثل اجر فاعله +

جو شخص نیک بات کسی کو بتادیگا تو اسکو کرنیوالے کی برابر ثواب ملے گا +

مثلاً ایک شخص کو کسی نے نماز سکھائی تو جبتک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اُتنا ہی بتانیوالے کو ہوگا - یا کسی محتاج کی کوئی سفارش کر کے کہیں سے کچھ دلادیگا تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اتنا ہی سفارش کرنیوالے کو بھی ملیگا اسی طرح سے کل نیک کام ہیں - امید ہے کہ وہ

اس رسالہ کو دیکھکر یا سنکر مسجد کی آبادی اور اُسکی تعظیم و تکریم اور پاکیزگی اور صفائی کا خیال اور اسکے منور اور معطر رکھنے کا دھیان رکھیں +

از خدا خواہیم توفیقِ ادب + + بے ادب محروم گشت از فضل رب

اور اُسکے ثواب و درجے سے بھی بوجہ احسن واقف ہو جائیں اور بکمال خلوص مسجد میں آئیں اور وضو کرتے ہوئے جو بجائے اسکے کہ اس میں پڑھنے کی دعائیں پڑھیں اور اسکے بعد تحیۃ الوضو دو رکعت ادا کریں اور جب تک جماعت نہو تو تلاوتِ قرآن و ذکر و شغل و تسبیح و تہلیل وغیرہ میں مشغول رہیں تمام جہان کے قصے قضئے مسجد میں آکر چھیڑ دیتے ہیں اور اُس خرافات کی وجہ سے آپ بھی اور اوروں کو بھی امورِ حسنہ اور حصولِ اجرِ عظیم سے باز رکھتے ہیں اور بجائے ثواب کے گناہ ساتھ لیکر جاتے ہیں ع آئے تھے کس کام کو کیا کر چلے + اُس سے بچیں - مگر اتفاق سے اُسی اثنا میں بندۂ ضعیف سخت علیل ہو گیا اور یہ قصد و ارادہ حیز التوئی میں رہا +

ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال + + کارے کہ خدا کند فلک را چہ مجال

لیکن پھر جبکہ نشست و برخواست کے قابل ہوا اور اُس ارادے کو پورا کرنا چاہا تو باقی ماندہ علالت اور ضعف و نقاہت کی وجہ سے نہایت دشوار سا معلوم ہوا بدیں وجہ چند امورِ ضروریہ مختصر و مجمل طور پر صرف دو تین روز میں قلمبند کرکے مجمع مکارمِ اخلاق **مرزا عبد الغفار بیگ** صاحب مالک مطبع افضل المطابع دہلی کی خدمت میں بھیجدیئے تاکہ وہ انکو چھاپکر ہدیۂ اہل اسلام کریں خداتعالے اس رسالہ کو خلعتِ مقبولیت پہنائے اور مخلوق کو نفعِ عام پہونچائے اور اس ناچیز بے تمیز کا اور جملہ مومنین کا خاتمہ بالخیر فرما کر صالحین میں داخل فرمائے + بجاہِ خاتم النبیین + ۵

گرچہ نہیں ہے فعل کا کچھ اپنے اعتبار + + رحمت سے اسکی ہمکو ہے امید بے شمار
رحمت اگر ہوئی تو ہے توفیق اسکے سات + + توفیق ہو گئی تو عنایت ہے کتنی بات

اللہم اجعلہ خالصاً بوجہک الکریم و باعثاً للفوز بدرجات النعیم بجاہ سیدنا محمد عبدک الروف الرحیم اللہم وفقنا لطاعتک و مرضیاتک وجنبنا من منہیاتک واورقنا حبک و حبیبک و امتنا علیہ واحسن عاقبتنا فی الامور کلہا آمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین +

مسجد کا تعمیر کرنا

جناب باری عزّ اسمہ اپنے غلاموں کو یہ حکم نافذ فرماتے ہیں

اِنّما یعمر مساجد اللہ من اللہ من آمن باللّٰہ والیوم الآخر — جو شخص اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائیگا وہ ہی اللہ کی مساجد کی تعمیر کرائیگاف

اور حضور اکرم فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں - اور بخاری و مسلم نے روایت کی ہے -

من بنی للّٰہ مسجداً یبتغی بہ وجہ اللّٰہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنتہ - جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنائے اور اُس تعمیر سے صرف اللہ ہی کی رضامندی مدِ نظر ہو اور نام نمود کی کچھ غرض نہو تو اللہ اُسکے واسطے بہشت میں ویسا ہی گھر بنایگا

اور بخاری و مسلم نے دوسری حدیث یوں نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے -

من بنی للّٰہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنتہ — جو شخص خدا کے واسطے مسجد بناتا ہے اللہ اسکے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے ✦ کچھ بڑی مسجد بنانے پر یہ بات نہیں ہے خالص نیت سے اگرچہ نہایت ننھی ہی سی مسجد بنا دے تب بھی وہ ہی اجر عظیم ملے گا - اور مسجد کی تعمیر میں چندہ دینے والوں کو اور اس کے کاموں میں سعی کرنے والوں کو بھی ایسا ہی اجر عطا ہوگا اور اگر ذرا سا بھی مقدور نہو تو ہاتھ پیر سے جو کچھ کام ہو سکے محض حسبتہً لوجہ اللہ کردے اور اگر زر نقد بھی لگائے اور اپنے ہاتھوں سے بھی مسجد کی تعمیر کے کام میں شریک ہو تو واہ وا کیا کہنے ہیں حضور اکرم فخر دو عالم صلعم کے حالات میں

ف - یعنی تعمیر اور مرمت اور محافظت اور جاروب کشی اور اسکی خبر گیری کریگا ١٥ خدا کیواسطے یعنی خالص اسکی رضامندی کے واسطے بنائے سنانے اور دکھانے کے واسطے نہیں کیونکہ کہا گیا ہے کہ جو کوئی مسجد پر اپنا نام لکھے تو یہ دلیل ہے اسکے عدم اخلاص کی اور تنکیر مسجد میں تقلیل کیلئے ہے یعنی اگرچہ مسجد چھوٹی بناوے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ اگرچہ مسجد ہو مثل بٹیر کے گھونسلے کے یہ مبالغہ ہے خوردی اور تنگی میں ✦

لکھا ہے کہ مسجد کے بنانے میں خود حضور اقدس صلعم بھی مزدوروں کے ساتھ ملکر کام کرتے اور اینٹیں اٹھاتے تھے[1]..

مسجد کو نقش ونگار سے آراستہ کرنا

تعمیر مسجد کے بعد اُس میں نقش ونگار کرانا اور سونے چاندی کے پانی سے کام بنوانا مختلف فیہ مسئلہ ہے بعض علماء اسکو مکروہ فرماتے ہیں اور بعض مباح کہتے ہیں مگر علمائے باورع یوں فرماتے ہیں کہ اولےٰ اور افضل یہ ہے کہ مسجد کی تعظیم کی وجہ سے اُسے صرف سپید کرا دیا جائے باقی ہر ایک کا قول بالدلیل اگر دیکھنا منظور ہو تو بستان فقیہہ ابواللیث ثمرقندی کے باب نقش المسجد میں دیکھ لو +

مسجد کو کوڑے کرکٹ وغیرہ سے پاک وصاف رکھنا

مسجد میں جھاڑو دینا اور مٹی کنکر وغیرہ نکالکر خانۂ خدا کو مصفےٰ ومجلےٰ رکھنے والوں کیواسطے جناب باری عزاسمہ کے ہاں سے بڑے بڑے ثواب ودرجے ہیں اچھے نصیب اور خوش طالع اُس مرد صالح کے جو اس خدمت سے مشرف ہو کر مستحق اجر عظیم کا ہو +

وعن ابی سعید الخدری رضہ قال قال رسول اللہ صلعم من اخرج اذی من المسجد بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ ابن ماجۃ فی اسنادہ احتمال للتحسین ۔

اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں سے کوڑا نکالے تو اللہ اُسکے واسطے بہشت میں گھر بنائیگا +

وعن سمرۃ بن جندب رضہ قال امرنا رسول اللہ صلعم ان نتخذ المساجد فی دیارنا و امرنا ان ننظفہا رواہ احمد والترمذی وقال حدیث صحیح ۔

اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضور صلعم نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم گھروں میں مسجد بنائیں اور انکو پاک وصاف رکھیں ۔ احمد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے +

وروی عن ابی قرصافۃ انہ سمع النبی صلعم یقول ابنوا المساجد واخرجوا القمامۃ منہا

اور ابو قرصافتہ نے حضور اکرم صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسجدیں بناؤ

[1] سفر السعادت فارسی صفحہ ۱۷۶ +

مہور الحور العین رواہ الطبرانی فی الکبیر اور کوڑا نکالو اور یہ فعل یعنی کوڑے کا نکالنا ایسا ہے گویا کہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ادا کر دیا۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے +

وروی الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس ان امرءۃ کانت تلفظ القذی من المسجد فتوفیت فلم یؤذن النبی صلعم بدفنہا فقال النبی صلعم اذا مات لکم میت فآذنونی وصلی علیہا وقال انی رائیتہا فی الجنۃ بلفظ القذی من المسجد +

اور کبیر میں طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت مسجد میں سے کوڑا نکالا کرتی تھی پھر وہ گذر گئی لیکن حضور صلعم کو اُسکی اطلاع نہ دی گئی پھر آپنے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی آدمی مرجائے تو مجھے اطلاع دو اور اسکی نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے مسجد کے کوڑا نکالنے کے سبب سے +

وروی ابو شیخ الاصفہانی عن عبید بن مرزوق قال کانت امرءۃ بالمدینۃ تقم المسجد فماتت فلم یعلم بہا النبی صلعم فمر علے قبرہا فقال ما ہذا القبر فقال قبر ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالو نعم فصف الناس فصلے علیہا ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ اتسمع قال ما انتم باسمع منہا فذکر انہا اجابتہ قم المسجد وہذا مرسل +

اور ابو شیخ اصفہانی نے عبید بن مرزوق سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت مدینہ طیبہ کی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی پھر وہ انتقال کر گئی اور حضور صلعم کو اُسکی اطلاع نہ دی گئی پس حضور اُسکی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ کس کی قبر ہے تو عرض کیا کہ اُم محجن کی قبر ہے (حضور نے فرمایا) وہ جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ پھر صف بندی کی اور اسپر نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ تونے کونسا کام اچھا پایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سُنتی ہے فرمایا کہ تم اُس سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ پھر آپنے بیان کیا کہ اس نے جواب دیا ہے کہ مسجد کی جھاڑو دینی +

مسجد میں چراغ جلانا اور فرش بچھانا

جناب سرور کائنات علیہ الف الف تحیات یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی مسجد میں چراغ جلائے گا تو جب تک کہ وہ چراغ جلتا رہیگا ستر ہزار فرشتے اُس شخص پر رحمت کرتے رہینگے (کذا فی کشف الغمہ) اور اگر ٹاٹ یا دری کا فرش بچھادیا تو سبحان اللہ کیا کہنے ہیں اپنے واسطے مدتوں کا سامان کرلیا۔ بعض بعض ہمارے برادران دینی محض ناواقف اور لاعلمی کی وجہ سے بعضی ناجائز منتیں مانکر بیٹھے بٹھائے مُفت گناہ گار ہوتے ہیں اگر کاش وہ یہ منت مانا کریں کہ خداتعالیٰ اگر ہمارا یہ مطلب اور مقصد پورا کردیگا تو ہم مسجد تعمیر کرینگے یا اُسکی مرمت کرادینگے یا اُس میں فرش بچھادینگے یا اتنے روز تک تیل جلائینگے تو ہم خرما وہم ثواب۔ چنانچہ والد ماجد حقیر نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں ۔

خدا کی نذر و منت کا بنا و فرش مسجد کا ملیدہ چادر و پنکھا چڑھانا قبر پر بے جا

مسجد کو خوشبودار اور مُعطّر رکھنا

مسجد کو یوں تو عموماً مگر جمعہ کے روز خصوصاً خوشبودار رکھنا چاہئے مسجد کی تعظیم وتکریم کی نیت کرکے اور یہ بھی خیال کرکے کہ اُسکی پاکی اور صفائی اور خوشبو سے ملائکہ اور مومنین خوش ہونگے اور روحِ اقدس جناب مقدس صلعم مسرور ہوگی بلکہ خطبہ کے وقت عُود سوزی اور مجمر افروزی اور خوشبو کا چھڑکنا مسنون ہے اور اکثر الناس اس سے غافل ہیں +

عن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلعم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویُطیَّب (بالعطر والرش) رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ۔

اور حضرت عائشہ رض نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے حکم دیا محلوں میں مسجدوں کے بنانے کے واسطے اور اس بات کا حکم دیا کہ مسجدیں پاک اور خوشبودار رکھے جاویں۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی ہے +

وروی عن واثلۃ بن الاسقع ان النبی صلعم قال جنّبوا مساجدکم صبیانکم و

اور واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا ہے اپنے بچوں سے

لہ عبارت یہ ہے ۱۵ من علق قندیلاً اسرج فی مسجد صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یطفیٰ ذلک القندیل۔ ومن بسط فیہ حصیراً صلے علیہ سبعون الف ملک حتی ینقطع ذلک الحصیر ویقول سمعت ذلک من رسول اللہ صلعم کذا فی کشف الغمہ باب احکام المساجد +

مجانینکم وشرائکم وبیعکم وخصوماتکم و
رفع اصواتکم واقامۃ حدودکم وسل سیوفکم
واتخذوا علی ابوابہا المطاہر وجمروہا فی الجمع
رواہ ابن ماجۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر
عن ابی الدرداء وابی امامۃ وواثلۃ +

اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے
اور جھگڑوں سے اور بلند آوازوں سے
اور حدود کے قائم کرنے سے اور تلواروں
کے کھینچنے سے اپنی مسجدوں کو بچاؤ اور
انکے دروازوں پر غسل خانے بناؤ
اور جمعوں کے دن مسجدوں میں خوشبو سلگاؤ۔ اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے
اور طبرانی نے کبیر میں ابودرداء ابوامامہ و املہ سے روایت کی ہے۔

عن ابن عمر ان عمر کان یجمر المسجد مسجد
رسول اللہ صلعم کل جمعۃ رواہ ابویعلی
وفیہ عبداللہ بن العمیری وثقہ احمد وغیرہ
واختلف فی الاحتجاج بہ ۔

حضرت عمر رض کے صاحبزادہ عبداللہ سے
روایت ہے کہ حضرت عمر جناب سرور کائنات
صلعم کی مسجد میں ہر جمعہ کو خوشبو سلگاتے
تھے اسکو ابویعلی نے روایت کیا ہے اور
اسکی سند میں عبداللہ بن عمر ہی ہیں اور امام احمد وغیرہ نے اسکو قابل اعتبار کہا ہے +

یستحب فیہ تجمیر المسجد فقد ذکر سعید بن منصور
عن نعیم بن عطاء المجمر ان عمر بن الخطاب رض
امر ان یجمر مسجد المدینۃ کل جمعۃ حین
ینتصف النہار قلت ولذالک سمی
نعیما المجمر +

جمعہ کے دن مسجد میں خوشبو سلگانا مستحب
ہے نعیم بن عطا مجمر سے سعید بن منصور
نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رض نے حکم
دیا مدینہ منورہ کی مسجد میں دوپہر کے وقت
جمعہ کو خوشبو سلگائی جائے۔ اسی واسطے
نعیم کو مجمر کہتے ہیں +

اور موطا امام محمد رح کے حاشیہ پر عبداللہ المجمر
قیل کان عبداللہ یجمر المسجد اذا قعد
عمر علی المنبر وقیل کان من الذین یجمرون
الکعبۃ ذکرہ السیوطی وقیل کان عبداللہ
یجمر مسجد النبی صلعم فی شہر رمضان و

صحابی کی وجہ تلقب میں یہ مضمون مندرج ہے
کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض جب ممبر پر بیٹھتے
تھے تو عبداللہ المجمر خوشبو سلگاتے تھے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ کعبہ میں
خوشبو سلگاتے تھے اور بعضوں کے

غیرہ ولا منع من الجمع + اس قول کو امام جلال الدین سیوطی نے بھی ذکر کیا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مسجد نبوی میں ماہ رمضان وغیرہ میں خوشبو سلگاتے تھے۔ غرض ان روایات میں تطبیق یہ ہے کہ وہ یہ سب باتیں کرتے تھے۔

اور سفر السعادت فارسی میں لکھا ہے +

خاصیت ۱۵ استحباب تجمیر مسجد است یعنی عود سوختن و خوشبو کردن مسجد و امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز جمعہ میفرمود تا مسجد را تجمیر میکردند +

پندرھویں تجمیر مسجد ہے یعنی عود جلانا اور خوشبودار کرنا مسجد کو اور حضرت امیر المومنین عمر رضہ ہر جمعہ کے روز تجمیر فی المسجد کرتے تھے +

اور سفر السعادت کے حاشیہ پر یوں مرقوم ہے ۔

ایں سنت چناں مفقود شد کہ کسے نام و نشان آں نمیداند و بجائے آں در محفل ختمات مخترعہ عود سوزی و مجمر افروزی مقرر کنند +

یہ سنت ایسی مفقود ہوئی ہے کہ کوئی اسکا نام و نشان نہیں جانتا بلکہ اسکے برخلاف ختمات مخترعہ میں عود سوزی کرتے ہیں +

اور کشف الغمہ کے باب احکام المساجد صفحہ ۸۲ میں یوں تحریر ہے

وکان صلعم یامر بتجمیر المساجد فے الجمع و ان تصلح صنیعتہا و تطہر و یتخذ علے ابوابہا المطاہر

اور رسول اللہ صلعم ہر یوم جمعہ میں مسجدونکی خوشبودار کرنیکا اور اشیاء مسجد کی درستی اور پاکی کا حکم فرماتے تھے (اور یہ بھی آپکا حکم تھا) مسجدونکی دروازوں پر غسلخانے بنائے جائیں

اور امام جلال الدین سیوطی رح نے رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ کی اکتیسویں ۳۱ خاصیت میں صفحہ ۱۳ پر دربارۂ تجمیر مسجد یہ ارقام فرمایا ہے ۔

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ من مرسل حسن بن علی حسن ابن حسن ان رسول اللہ صلعم امر باجمار المسجد یوم الجمعۃ

زبیر ابن بکار نے اخبار مدینہ کے بارہ میں حدیث مرسل کو حسن ابن علی ابن حسن ابن حسن سے مروی ہی کہ بیشک رسول صلعم نے جمعہ کے دن مسجد کے خوشبودار کرنیکا حکم فرمایا ہے +

اور تفسیر عزیزی فارسی کے صفحہ ۴۸۴ میں مرقوم ہے

و در حدیث صحیح بروایت حضرت ام المومنین

حدیث صحیح میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض

عائشہ صدیقہ رضؓ وارد شدہ کہ امر رسول اللہ
صلعم ببناء المساجد فی الدور وان تطیب
وتنظف یعنی آں حضرت صلعم حکم فرمودند
بہ بنا کردن مسجد ہا در محلہا و آں مساجد را
پاک وصاف باید داشت و خوشبو و معطر
باید نمود +

کی روایت سے وارد ہوا ہے کہ جناب
رسول اللہ صلعم نے محلوں میں مسجدوں
کے بنوانے کا حکم فرمایا ہے اور یہ بھی
فرمایا ہے کہ اُن مساجد کو پاک وصاف
خوشبودار اور معطر رکھنا چاہئے +

اور تذکرہ الموتی والقبور کے باب اسباب نورانیت
قبر وتاریکی قبر مسلم میں صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے وابوالفضل طوسی
از عمر رضؓ از آں حضرت صلعم روایت کردہ
ہر کہ روشنی کند در مساجد خدا روشنی کند
خدا در قبر او و ہر کہ خوشبو کند در مسجد داخل
کند حق تعالیٰ در قبر او خوشبو و خوشئی بہشت +

خاصیت پانزدہم استحباب تجمیر مسجد است
یعنی عود سوختن - واین مبنی بر عون عبادت
است واصل مراد - خوشبو کردنیدن مسجد است
بہر بوئے خوب کہ باشد از جہت - حضور ملائکہ
واجتماع ایشاں نزد بوئے خوش ونفرت از
بوئے بد و لہذا در مجالس این را مستحسن
داشتہ اند ونیز برائے دفع بوہاء ناخوش
کہ از جامہا و عرقہائے مردم می آید چنانچہ
در سنیت ومشروعیت وغسل وتطیب
وتنظیف گفتہ اند وامیر المومنین عمر رضؓ ہر روز
جمعہ میفرمود کہ مسجد را تجمیر میکردند +

ابو الفضل طوسی نے حضرت عمر رضؓ سے اور
اُنہوں نے حضور صلعم سے روایت کی ہے
کہ جو کوئی شخص خدا کی مساجد میں روشنی
کریگا خدا تعالیٰ اُسکی قبر کو روشن کر دیگا
اور جو شخص مسجد میں خوشبو داخل کریگا
تو حقتعالیٰ اُسکی قبر میں بہشت خوشبو داخل کر دیگا +

پندھرویں خاصیت مسجد کے خوشبودار
کرنیکا استحباب ہے یعنی اگر سلگانا اور یہ
مبنی مدد عبادت پر ہے اور اصلی مراد ہے
اور خوشبودار کرنا مسجد کا ہے - کوئی شے
خوشبو ہو بسبب ملائکہ کے حاضر ہونے اور
جمع ہونے کے خوشبو کے پاس اور بباعث
انکی نفرت کے بدبو سے اسی واسطے مجلسوں
میں اسکو اچھا سمجھا ہے اور اُن بدبوؤں
کے دفع کرنے کے واسطے جو لوگوں کے
کپڑوں اور پسینوں میں سے آتی ہے
جیسا کہ غسل اور خوشبو لگانا اور صفائی

کی سنیت اور مشروعیت کے بارہ میں
کہاہے اور امیر المومنین حضرت عمر رضہ
ہر روز جمعہ میں حکم فرماتے تھے تو (لوگ)
مسجد کو خوشبودار کیا کرتے تھے +

بالآخر تعظیم و تکریم مسجد مدنظر رکھکر مسجد کو پاک وصاف معطر و منور رکھنا چاہئیے اور اُس مقدس جگہ میں جانے والے غسل یا وضو کر کے پاکیزہ کپڑے پہن کر خوشبو لگاکر باوقار جایا کریں اور کچا لہسن پیاز مولی کھاکر یا حُقّہ چُرٹ وغیرہ پیکر بدبودار مونہہ لیکر خانۂ خدا میں ہرگز ہرگز نہ جائیں۔ کیونکہ اول تو مسجد خود واجب التعظیم ہے دوسرے بدبودار چیزیں استعمال نہ کرنے والے لوگوں کو اس قسم کے اشخاص کے پاس کھڑے ہونے سے نہایت ایذا پہونچیگی طبیعت پراگندہ رہیگی بے اطمینانی کے ساتھ نماز ادا ہوگی۔ تیسرے ملائکہ ناخوش ہونگے۔ لہذا اہل اسلام کی خدمت میں نہایت عاجزی سے بمنت گذارش ہے کہ للہ اسکا بہت بڑا خیال رکھیں۔ کچا لہسن پیاز مولی حُقّہ ایک حکم میں[1] ہے +

جابر من اکل البصل والثوم والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ بنو آدم +

مسلم شریف میں حضرت جابر رضہ سے روایت ہے اور حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پیاز لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتوں کو اُس چیز سے (بدبو سے) تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے +

جابر من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ +

بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے اور جناب اقدس صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کچا لہسن پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا

[1] مولی کی نسبت امام نووی نے اور حقہ کی بابت صاحب مجالس الابرار نے تحریر فرمایا ہے رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہما +

مسجد سے محبت رکھنی

وعن ابی سعید الخدری رضہ قال قال رسول اللہ صلعم من الف المسجد الفہ اللہ رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ابن لہیعتہ +

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کی مسجد کو محبوب رکھتا ہے اللہ اُسکو پیار رکھتا ہے +

اور فرمایا ہے حضور صلعم نے کہ سات شخص ہیں کہ اللہ انکو اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن کہ اسکے سایہ کے سوا سایہ نہو گا - ایک سردار عادل دوسرا جوان کہ اللہ تعالے کی عبادت میں جوانی خرچ کرے تیسرا وہ شخص کہ جسکا دل مسجد میں لگا ہوا ہو جس وقت سے کہ اُس سے نکلتا ہے - یہانتک کہ اُس میں پھر جائے - چوتھے وہ شخص کہ اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں اُسی کی محبت میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اُسی کی چاہت میں جدا ہوتے ہیں یعنی حاضر وغائب خالصتہً للہ محبت رکھتے ہیں اور پانچویں وہ شخص کہ یاد کرتا ہے اللہ کو تنہا پھر بہتی ہیں اسکی آنکھیں - چھٹا وہ شخص ہے کہ اسکو کسی حسین صاحب جمال عورت نے بلایا (بارادہ بد) پھر اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ساتواں وہ شخص کہ کسی کو کچھ دیا اور اسکو ایسا چھپایا کہ اسکے بائیں ہاتھ نے بھی نہ جانا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا - یہ بخاری مسلم نے روایت کی ہے

مسجد کی تعظیم و تکریم ضرور کرنی چاہیئے

مسجدوں میں اللہ عزوجل کی عبادت کی جاتی ہے اس وجہ سے وہ معبود حقیقی انکو نہایت محبوب و مرغوب رکھتا ہے اور انکی تعظیم و تکریم کے لئے اپنے بندوں کو ہدایت فرماتا ہے +

فی بیوت اذان اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ[ع ۵]

ان گھروں میں کہ اللہ نے انکے بلند کرنے کا اور ان میں اپنے نام لینے کا حکم دیا ہے +

اور حضور صلعم یوں فرماتے ہیں کہ

اَحَبُّ البلاد الی اللہ مساجدہا وابغض البلاد الی اللہ اسواقہا +

شہر کے مکانوں میں اللہ کے نزدیک انکی مسجدیں زیادہ محبوب و مرغوب ہیں اور شہر کے مکانوں میں خدا کے نزدیک اُسکے بازار زیادہ مبغوض ہیں

ع ۵ سورہ نور تفسیر بیضاوی ان ترفع بالبناء والتعظیم +

اسکی وجہ یہ ہے کہ مسجدوں میں اُسکی عبادت قرآن کی تلاوت اور اور طرح طرح کی ریاضت ہوتی ہے (مثل ذکر شغل مراقبہ ومشاہدہ دغیرہ) ہواسطے وہ انکو محبوب و مرغوب رکھتا ہے یعنی اہل مساجد کو خیر پہونچاتا ہے اور بازار افعال شیاطین کی جگہ ہے یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹ کی اسوجہ سے انکو مبغوض رکھتا ہے یعنی انکے رہنے والوں کو بُرائی پہونچاتا ہے ۔

جناب ابو درداء رضہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے فرزند تیرا گھر مسجد ہونا چاہئے کیونکہ میں نے حضور اکرم فخر عالم صلعم سے سنا ہے مسجدیں متقیوں کے گھر ہیں جسکا گھر مسجد ہو تو اللہ تعالےٰ اُسکے واسطے راحت اور رحمت اور پل صراط سے بہشت کی طرف گذر جانیکا ضامن ہوتا ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن مغفل سے روایت ہے کہ ہم حدیث کئے جاتے تھے کہ شیطان سے بچنے کے لئے قلعہ محکم مسجد ہے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ زمین میں اللہ کے گھر مسجدیں ہیں اور زیارت کئے گئے پر یہ حق ہے کہ بزرگی اور خاطری کرے اپنے زیارت کرنے والے کی یعنی حق سبحانہٗ وحق تو زیارت کیا گیا ہے اور بندۂ مومن جو مسجد میں جاتا ہے وہ زیارت کرنے والا ہے تو مسجد میں آنے والے کی خاطرداری اور بزرگی خود اللہ کرتا ہے (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم) اور حضور ارشاد فرماتے ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمیؒ نے یہ روایت کی ہے ✤

اذا رأیتم الرجل یتعاہد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر ✤

جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ مسجد کی خبرگیری کرتا ہے تو اُسکے واسطے ایمان کی گواہی دو اسلئے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو نہیں آباد کرتا ہے لیکن وہ ہی شخص جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لایا ہے ✤

مسجدیں صرف عبادت آلہی کیواسطے ہیں دنیا کی باتوں کے واسطے نہیں ہیں

اللہ کی مسجدیں صرف اسواسطے ہیں کہ انسان ضعیف البنیان اپنے معبود حقیقی سے ترساں[1] اور لرزاں بکمال خلوص وادب ان میں جایا کرے اور بجز عبادت آلہی نماز و تلاوت قرآن

[1] اولٰئک ماکان لہم ان یدخلوہا الا خائفین ۔ نصاریٰ اور مشرکین ہنود و مجوس مسجد میں نہ جائیں ۔ تفسیر عزیزی صفحہ ۴۲۸ ✤

وذکر وفکر و وعظ ونصیحت و درس وتدریس وکلام ربانی کے اور کچھ نہ کرے حضور اقدس صلعم فرماتے ہیں +

ابوہریرۃ من سمع رجلاً ینشد ضالتہً فی المسجد۔ فلیقل لاردّہا اللّٰہ الیک فان المساجد لم تبن لہذا +

صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو سنے کہ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتا ہے تو اُس سے یوں کہے کہ خدا کرے تجکو تیری چیز نہ ملے۔ مسجدیں اسواسطے نہیں ہیں کہ کھوئی ہوئی چیز کو اُس میں تلاش کیجے +

اور فرمایا ہے جناب نے کہ میری اس مسجد میں کوئی شخص نہ آوے مگر نیک کام کے واسطے اُسکو سیکھے یا سکھاوے تو اُس شخص کو ایسا ثواب ملیگا جیساکہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اور جو شخص نیک کام تو نہیں بلکہ اُسکے سوا اور کچھ مثل دنیا کی باتیں یا لہو ولعب وغیرہ کے لئے مسجد میں آئے تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ اپنے غیر کے اسباب کو تاک تا ہے۔ شعب ایمان میں ابن ماجہ اور بیہقی نے یہ روایت کی ہے +

ف۔ اس میری مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں کیونکہ وہ نہایت رفیع الشان ہے اور تمام مسجدیں اُسکے تابع اور شاخ ہیں اس حکم کے اندر یعنی اور تمام مسجدونکا بھی یہی حکم ہے اور کوئی شخص نہ آوے مگر نیک کام کے واسطے کہ اسکو سیکھے یا سکھاوے۔ مسجد کے اظہار فضیلت کے واسطے سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر کے ذکر کیا ہے ورنہ نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہیں اور اپنے غیر کے اسباب کو تاکتا ہے یعنی یہ اُس شخص کیطرح ہی کہ آپ ایک چیز نہیں رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت کرتا ہی ایسے ہی یہ شخص بھی جب آخرت میں اُسکا ثواب دیکھیگا کہ مسجد میں نیکی کی تھی تو نہایت حسرت کریگا اور بہت رنج اُٹھائیگا کہ میں ایسی دولت سے کیوں محروم رہا یا یہ معنی ہیں کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنی اُسکی بِن کا ارادہ رکھنا منع ہو ویسی ہی مسجد میں نیک کام کے سوا آنا منع ہی +

اور جناب رسول اکرم فخر عالم صلعم نے فرمایا ہے

یاتی علی الناس زمان یکون حدیثہم

لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ اُنکی باتیں

فی مساجدہم - فی امر دنیاہم فلا تجالسوہم فلیس للہ فیہم حاجۃٌ رواہ البیہقی ✤

انکی مسجدوں میں ہونگی انکے دنیا کے مقدمے میں سو تم انکی ساتھ نہ بیٹھنا یعنی اگرچہ آنکے ہمکلام نہو مگر پھر بھی انکی شریک نہو ناپس انکی بارہ میں اللہ کے واسطے کوئی حاجت ہی نہیں بیہقی نے شعب الایمان میں یہ روایت کی ہے ✤

ف - یہ اشارہ ہے اس سے کہ اللہ تعالےٰ ان سے بیزار ہے اور وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے عہد اور پناہ سے خارج ہیں معاذ اللہ اللّٰہم لا تجعلنا منہم آمین - اور یہ اشارہ ہے انکی اطاعت کے نہ قبول ہونے کی طرف اور یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی منع ہیں علاوہ اسکے بہت سی حدیثیں مسجد میں کلام دنیا نہ کرنے کے متعلق موجود ہیں بخوف طوالت معرض تحریر تیں نہیں لاتا ہوں - عبث اور بے فائدہ کلام مسجد میں ہرگز نہ کرے اگر کوئی ایک دو کلمہ ضروری کہنا ہو تو کہہ لے وہ شاید اس مرتبہ کو نہ پہونچے گا - واللہ تعالےٰ اعلم

اپنے گھر میں غسل یا وضو کر کے محض عبادت الٰہی کیواسطے مسجد میں جانا

من تطہر فی بیتہ ثم مضیٰ فی بیت من بیوت اللہ لیقضی فریضۃ من فرائض اللہ کانت خطوتاہ احداہما تحط خطیئۃ والاخریٰ ترفع درجۃ"

مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے اور حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں غسل یا وضو کر کے پاک ہوا پھر فرض نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا تو دو قدم کا یہ حال ہوگا کہ ایک قدم سے گناہ مٹے گا دوسرے قدم سے درجہ بلند ہوگا ✤

جبکہ وضو کر چکے اور نماز کے واسطے مسجد میں جانیکے لئے گھر سے باہر پیر رکھے تو یوں کہے (حقائق سلطے اور شرعۃ الاسلام میں ہے)

بسم اللہ توکلتُ علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ✤

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور جو ع اور قوۃ بغیر اللہ کی مدد کے نہیں ہوسکتی ✤

اور مسجد کے راستہ میں جاتے ہوئے یہ آیت پڑھے (حقائق سلمے میں لکھا ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الذی خلقنی وہو یہدین والذین
ہو یطعمنی و یسقین واذا مرضت فہو یشفین
والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفرلی
خطیئتی یوم الدین رب ہب لی حکماً والحقنی
بالصالحین واجعلّی لسان صدق فی
الآخرین واجعلی من ورثۃ جنۃ النعیم
واغفر لابی انہ کان من الضالین ولا
تخزنی یوم یبعثون یوم لا ینفع مال ولا بنون
الا من اتی اللہ بقلب سلیم - اللہم اغفرلی
ولوالدی ولمن توالد والرحمہما کما ربیانی صغیرا
اللہم اغفرلی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات الاحیاء منہم والاموات برحمتک
یا ارحم الراحمین ❊

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے
مجھے پیدا کیا ہے اور وہ ہدایت کرتا ہے مجکو
اور وہ جو کہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب
میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے اور
وہ جو مجھے مار ڈالے گا اور پھر زندہ کریگا اور
وہ جس سے میں طمع رکھتا ہوں۔ قیامت
کے دن میرے گناہ بخشدے اے پروردگار
مجکو حکم عطا کر اور نیک بختوں میں داخل کر اور
کر میرے واسطے سچی زبان پچھلے لوگوں میں اور
مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں سے کر دے اور
میرے باپ کو بخشدے بیشک وہ گمراہوں میں سے
تھا اور نہ رسوا کیجو مجکو جسدن کہ لوگ اٹھینگے جسدن
نہ مال نفع دیگا نہ بیٹے مگر وہ شخص جو قلب سلیم
لیکر آیا اے اللہ بخشدے مجکو اور بخشدے میرے
ماں باپ کو اور انکی اولاد کو اور رحم کر ان دونوں پر
جیسی کہ انہوں نے میری چھٹ پن میں پرورش
کی ہے ❊ ای اللہ مجھے بخشدے اور سب مومن مردوں
کو اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں کو
اور مسلمان عورتوں کو زندوں کو بھی اور
مردوں کو بھی بوسیلہ اپنی رحمت کے
اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم
کرنے والے ❊

اور جب مسجد میں داخل ہو تو پہلے اپنا داہنا قدم مسجد کے اندر رکھے اور یوں کہے (حصن حصین میں ہے اور حضور نے فرمایا ہے) +

اللهم صَلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ اللهم اغفرلی ذُنُوبی وافتح لی ابواب رحمتک +

اے اللہ ہمارے رحمت بھیج حضرت محمد صلعم پر اور انکی اولاد پر اے ہمارے اللہ بخشدے میرے گناہ اور میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے +

اور جب عبادت الٰہی سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے +

اللهم صَلِّ علےٰ محمدٍ وعلےٰ آلِ محمدٍ اللهم اغفرلی ذُنُوبی وافتح لی ابواب فضلک +

اے اللہ ہمارے رحمت بھیج حضرت محمد صلعم پر اور انکی اولاد پر۔ اے ہمارے اللہ بخشدے میرے گناہ اور میرے واسطے اپنے فضل کے دروازے کھولدے +

اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضور صلعم جب مسجد میں رونق افروز ہوتے تو یوں فرماتے +

اعوذ باللہ العظیم وبوجہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم +

اللہ بڑے اور اسکی بزرگ ذات اور اُسکی قدیم بادشاہت ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں +

حضور نے فرمایا ہے کہ جسوقت مسجد میں داخل ہونے کے وقت کوئی شخص یوں کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ بندہ تمام دن میری شر سے محفوظ رہا۔ یہ ابوداؤد نے روایت کی ہے +

نماز کے واسطے مسجد میں نزدیک و دُور سے آنا اور جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہنا

بخاری نے روایت کی ہے اور حضور نے فرمایا ہے

اعظم الناس اجراً فی الصلوٰة ابعدهم فابعدهم ممشیً والذی ینتظر الصلوٰة حتی یصلّیها مع الامام اعظم اجراً من الذین یصلی

سب میں زیادہ ثواب نماز کا اُسکے لئے ہے جو مسافت میں زیادہ دور ہے اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے یہانتک

کہ نماز امام کے ساتھ پڑھتا ہے وہ سب
نمازیوں میں زیادہ ثواب پاتا ہے ✣

اور حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ نہیں جگہ لیتا ہے آدمی مسجد میں نماز کے واسطے یا ذکر اللہ کیلئے مگر دیکھتا ہے حق سبحانہ تعالےٰ اُس شخص کی طرف مہربانی اور رحمت سے جیسے کہ مہربانی اور رحمت سے دیکھتے ہیں گھر والے مسافر کو جبکہ وہ انکے پاس آتا ہے۔ یہ ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے اور حضرت شیخ علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے کہ مسجد کے جانے میں کئی طرح کی نیتیں ہو سکتی ہیں اور ہر نیت کا ثواب علیحدہ پاتا ہے مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد اللہ تعالےٰ کا گھر ہے اور جو کوئی مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی زیارت کو آتا ہے اور اللہ کریم ہے اور کریم پر واجب ہے کہ ضیافت کرتا ہے اپنے زیارت کرنے والوں کی تو میں بھی اسکا امیدوار ہوں۔ پس اس نیت کے کرنے میں اسکا ثواب پاویگا۔ اور نیت کرنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے انتظار میں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ شخص گویا کہ نماز ہی میں ہوتا ہے تو اس نیت کے کرنے سے اُسکا ثواب پائیگا۔ اور یہ نیت کرلے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضاء جو کوچہ و بازار میں گرفتار گناہ ہوتے تھے یہاں اُس سے محفوظ ہیں۔ اور اعتکاف کی نیت کرلے کیونکہ علماء نے فرمایا ہے کہ جب مسجد میں آوے تو اعتکاف کی نیت کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم اعتکاف کی مدت ایک ساعت ہے انکے نزدیک اعتکاف ہو جائیگا اور اُسکا ثواب پائیگا یہ عجب آسان عبادت ہے سبحان اللہ اور اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ اور نیت کرلے کہ حضور پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا اور اور دعائیں جو حدیث شریف میں آئی ہیں مسجد میں جانے اور نکلنے کیوقت اُنکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتے ہیں۔ اور نیت کرکے کہ مسجد میں تنہائی اللہ کے ذکر اور تلاوۃ قرآن اور قرآن سُنے یا وعظ و نصیحت کے لئے میسر ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی صبح کو مسجد میں ذکر و وعظ کے لئے جاوے تو وہ شخص مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہے اور جو ایک قوم خدا کے گھروں میں سے ایک گھر میں بیٹھی اور تلاوت قرآن اور آپس میں اُسکا پڑھنا اور پڑھانا کرلے تو اسکو ملائک گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانک لیتی ہے سبحان اللہ

وغیرہ - اور نیت کرلے کہ وضو کرکے مسجد میں نماز کے لئے جانے سے ثواب حج اور عمرے کا حاصل ہوتا ہے - اور نیت کرلے کہ فائدہ دنیا اور فائدہ لینا علم کے ساتھ اور امر بالمعروف اور نھے عن المنکر کے مسجد میں میسر ہوتے ہیں لوگوں نے جمع ہونے کی وجہ سے اور نیت کرلی مسلمان بھائیوں کی ملاقات کی آ اور انپر سلام علیک کرنے کی اور نیت کرلی تفکر اور مراقبہ کی امورِ آخرت میں اور استغفار تقصیرات سے ان سے کیونکہ بہ نسبت اور جگہ کے مسجد میں بسبب دلجمعی کے میسر ہے اور جگہ یہ بات کہاں حاصل - اور نیت کرلے مشاہدۂ حق کی اور شہود ذات میں استغراق کی حضور باطن اور آرام دل اور اتصال کے ساتھ مسجد میں عجیب نصیب ہوتا ہے پس یہ بارہ [۱۲] نیتیں ایک مسجد کے آنے میں ہوسکتی ہیں اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا - حضرت شیخ علیہ الرحمہ کا کلام تمام ہوا +

مسجد میں اندھیرے کیوقت جانے والوں کو خوشخبری

ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور حضور صلعم نے فرمایا ہے -

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ +

خوشخبری دی اندھیرے میں مسجد کے چلنے والوں کے پورے نور کی قیامت کے دن

حضور کا یہ اشارہ جناب باری عز اسمہ کے اس کلام مقدس کی طرف ہے +

نورھم یسعےٰ بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمملنا -

قیامت کے روز مومنوں کا نور اُنکے آگے اور انکی داہنی طرف دوڑتا ہوگا کہینگے ای خدا ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے +

پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے

الصلوٰۃ الخُمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفراتٌ لما بینھن اذا اجتنب الکبائرہ +

پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو اُن میں کئے جاتے ہیں مگر جب کہ گناہ کبیرہ سے پرہیز کرے +

حدیث روایت ہے عبداللہ بن عمر بن عاص رضہ سے انہوں نے حضور سے نماز کے بارے میں ایک

روز دریافت کیا تھا تو یوں ارشاد فرمایا +

فقال من حافظ علیها کان له نوراً و برہان له نجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نورٌ ولا برہان ونجات وکان یوم القیامة مع قارون وہامان وفرعون وابی بن خلفٍ +

جو کوئی اپنی نماز کی حفاظت کرے تو اس کے واسطے قیامت کے دن روشنی اور حجت اور نجات ہوگی اور جو شخص نماز کی محافظت نکریگا یعنی نماز کی پابندی نکریگا تو اسکے لئے نہ روشنی ہوگی نہ برہان ہوگا نہ چھٹکارا ہوگا اور قیامت کے دن ایسا شخص قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا

اسکو دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے +

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرین درجةً متفقٌ علیه +

حضور نے فرمایا ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے اور حضورصؐ نے فرمایا ہے +

من صلے العشاء فی جماعة فکانما قام نصف اللیل ومن صلے الصبح فکانما صلے اللیل کلّه

جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جو صبح کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا اُسنے رات بھر قیام کیا +

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے اور جناب سرورِ کائنات صلعم نے فرمایا

من غدا الی المسجد او راح اعدّ اللہ له نزُلهٗ من الجنة کلما غدا او راح

جو شخص صبح یا شام مسجد میں جاتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے لئے جنت میں مہانی تیار کرتا ہے۔ (اسکو بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے م)

اور حضور سراپا نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایۃ لایشہدون الصلوۃ فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء رواہ البخاری ولمسلم نحوہ +

قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ میں نے قصد کیا ہے کہ کسی خادم کو لکڑیوں کے جمع کرنے کے واسطے حکم دوں پھر لکڑیاں جمع کی جاویں پھر نماز کیواسطے اذان کہنے کا حکم دوں (یعنی عشا کے لئے) پھر اسکے لئے اذان دی جاوے پھر میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ہیں (یعنی بغیر عذر کے) تاکہ میں اُنکو اچانک جا پکڑوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں اُن لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ہیں پھر اُنکے گھر اُنپر جلادوں اور قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر اُن میں کا ایک بھی جان لے (یعنی جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ہیں) یہ کہ پاوے یعنی مسجد میں ہڈی فربہ گوشت کی بلکہ دو کھر گائے یا بکری کے اچھے تو بیشک نماز عشاء میں حاضر ہو (روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مثل اسکے) اس میں مبالغہ ہے اُن لوگوں کے عذاب دینے کے اہتمام میں جو جماعت میں نہیں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت نے بذات مبارک ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کروں اور اُنکو عذاب دوں اخیر حدیث میں اُنکی کم ہمتی کا بیان فرمایا کہ ایسے امر خسیس وذلیل دنیاوی میں تو حاضر ہوتے ہیں اور ثواب آخرت اور حصول قرب رب العزت کے لئے نہیں آتے۔ یہ مضمون ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ نے لکھا ہے +

سخت افسوس ہے کہ اکثر امرا و اغنیاء و اہل حکومت ازراہ تکبر غربا کی جماعت کو پسند نہیں فرماتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ انکی جنس کے لوگ معاملہ دنیاوی کی وجہ سے فراغت نہیں رکھتے تاکہ اُنکا ساتھ دیتے بالاخر اس قسم کے لوگ نخوت و تکبر و خود بینی کی وجہ سے جماعت کے بے حساب ثواب سے محروم رہتی ہیں کاش یہ حضرات

جماعت میں حاضر ہونے کے عادی ہوتے تو اپنی کثرت غفلت سے محفوظ رہتے اب بوجہ ترک جماعت کے انکے قلب منافق پر غلاف پڑ جاتا ہے۔ الرحم الراحمین انکے اور ہمارے حال خستہ پر رحم فرما کر توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔ جہاں کہیں مسجدوں میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو صرف ان بیچارے غربا کی بدولت اور انہیں کی ذات سے جماعت کی تائید ہوتی ہے بلکہ انہیں کی ذات سے وہ جماعت قائم ہے میدان حشر میں انشاء اللہ المستعان یہ فقیر حقیر غریب لوگ تو مالدار ہونگے اور دنیا کے ایسے مالدار عاشق زار وہاں محض مفلس اور نادار ہونگے اور کف افسوس ملینگے +

اللھم لاتجعلنا منھم بصدق حبیبہ ونبیہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین +

نظم

کیوں نہیں کرتے مسلماں دین کو اپنے درست
کیا سدا زندہ رہینگے ایسے ہی چالاک وچست

چار دن کی زندگی آخر خدا سے کام ہے
جو چلا حکم نبی پر واں اُسے انعام ہے

نیک و بد مرتے چلے جاتے ہیں دیکھو ای اخی
نیک کی تعریف ہو بد سے کریں نفرت سبھی

نیکیاں کر لو عزیز و چھوڑ دو غفلت کے کام
تو تمہارا جنت الفردوس میں ہووے مقام

ہے یہ دنیا جائے غم اس میں خوشی کیسی میاں
نیکیاں کر لو خوشی ہے اُس جہاں میں جاودان

سب بڑے چھوٹے چلے جاتے ہیں الفت توڑ کر
لاکھ تم روتے رہو دیکھیں نہیں مونہہ موڑ کر

ایسے ہی سب ہاتھ خالی چھوڑ کر مال ومنال
جائینگے سب حسرتیں دُنیا کی لیکر اور وبال

پس بچو غفلت سے اے لوگو عمل اچھے کرو
اور محبت سے درود پاک حضرت پر پڑھو

مسجد میں اذان دینے والوں کے لئے بشارت ہی

ابن عمر ورضہ فرماتے ہیں کہ جو شخص محض اللہ کے واسطے اجر آخرت پر مسجد میں اذان دیتا ہے تو وہ شخص ایسا ہی جیسا شہید اپنے خون میں لتھڑا ہوا۔ اور جو وقت اذان دینے والا مرتا ہے تو اُسکی قبر میں کیڑے نہیں پڑتے اخرجہ الطبرانی۔ اور مجاہد رضہ کہتے ہیں کہ قیامت

کے روز تمام آدمیوں میں اذان دینے والے لمبی لمبی گردنوں والے ہونگے اور اُنکی قبروں میں کیڑے نہیں پڑینگے - سبحان اللہ زہے نصیب اُنکے جنکی قسمت میں یہ دولت ہو ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اور فرمایا ہے کہ موذن قیامت کے روز مشک کے ٹیلہ پر ہونگے - جو شخص بارہ برس تک خالص اللہ کے لئے اذان دے گا تو اسکے لئے بہشت واجب ہوگی - جو شخص حسبتہً بوجہ طلب ثواب کی غرض سے سات برس تک علے التواتر اذان کہے گا تو اسکے لئے دوزخ سے خلاصی لکھی جائیگی - مؤذن کے لئے بڑے بڑے مراتب عُلیا رکھے گئے ہیں بندۂ فقیر نے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کیا +

وصیت

دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہیں ہے دیکھو بہت سے آدمی مہد میں اکثر لڑکپن میں کتنے ہی عالم شباب میں مرجاتے ہیں - بعض لوگ جو بڑھاپے تک پہنچتے ہیں انکی عمر دراز ذرا سی فرصت میں ہوا کی طرح چلی جاتی ہے اور اُنکو معلوم نہیں کہ کہاں گئی ؎

پرتو عمر چراغے است کہ در بزم وجود + نسیم مژہ برہم زدنی خاموش است

بلکہ آغاز نشو نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اسکا پندرہ سال ہی غفلت میں گذر جاتا ہی بے تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھ قدر نہیں جانتا ہے جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہے تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہے سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہیں بشرطیکہ موت فرصت دے فراخ دستی بھی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جاں گداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس ۲۵ برس ہیں اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہیں نکالے جاویں تو اس مقدار سے بھی کم زمانہ رہ جاتا ہے اور آخرت کا معاملہ جس سے کسی طرح کا انقطاع نہیں ہے سر پر کھڑا ہے حساب کتاب وہاں کا درپیش اور نجات اُس سے بغایت مشکل ہے تو اب پلّے سرے کی حماقت ہے کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بھی بغیر مشقت و ایذا کے نہیں میسر ہوتی ہے مفت میں باقی لذتوں اور ہمیشہ ہمیشہ کی

نعمتوں کو برباد و تباہ کردے اور عقبیٰ کی دولتِ پائدار کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور اپنے آپ کو اسمیں گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرماوے ونعوذ باللہ من جمیع ماکرہ اللہ دنیا کی زندگی کا وقفہ اگر کچھ معتدبہ ہوتا تو بھی ایک بات تھی کہ کچھ مزہ اٹھالیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت میں بالکل بے حقیقت ہے

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے + + یعنی یاں سے چلیں گے دم لیکر

جب یہاں صرف دم لینا ہی ٹھیرا اور پڑاؤ آگے ہے تو پھر اس مزرع اخرت سے جہانتک بنے۔ قولی۔ فعلی۔ مالی۔ طاعت میں مصروف رہے اور وہاں کا توشہ خوب سا جمع کرلے +

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ + + جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

وہ جوان جسکا نشو و نما طاعت و علم و عبادت پر ہوا ہے قیامت کے دن اسکو عرش کا سایہ ملیگا۔ ایام جوانی میں جو کہ دیباچۂ کتاب زندگانی ہیں گناہوں سے توبہ کرنا بڑھاپے سے بہتر ہے کیونکہ موسم جوانی میں سارے اعضاء و قویٰ درست و چست ہوتے ہیں ہر بات کو جی چاہتا ہے بات چیت کھانے پینے ہنسنے بولنے پہننے عیش و آرام کرنے میں مزہ ملتا ہے ایسے وقت میں محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردانگی ہے۔ جب بڑھاپا آگیا قویٰ ضعیف ہوگئے اعضاء سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گر گئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی امنگ خاک میں مل گئی ایسے وقت میں اگر توبہ کی تو کیا کی یہ اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑھاپے نے اس سے توبہ کرادی۔ اس باب میں چند حدیثیں بھی آئی ہیں +

توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم + + اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

جہاں تک بنے اُن لوگوں میں سے ہو جن کو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالیٰ سے فردوس بریں کا سوال اور دارین کی عافیت و عفو طلب کرنی چاہئے کیونکہ کوئی شے تندرستی و رستگاری و فراخ دستی کو نہیں پہونچتی ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور +

مناجاتِ احقر

خدایا کر عطا اپنی محبت
سوا تیرے ہر اک صورت سے نفرت

ترا ہی عشق بس دل میں بسا ہو
نہ اکدم کو مرے دم سے جدا ہو

رہوں بیکل تری الفت میں مولا
نہ آئے چین بن تیرے کسی جا

مجازی کو حقیقی سے بدل دے
الٰہی اب دلِ بیکل کو کل دے

ترا ہی عشق بس آرام جاں ہو
ترا ہی نام بس ورد زباں ہو

الٰہی مجکو دیوانہ بنا دے
مجھے جامِ مئے الفت پلا دے

نہووے اسکی بیہوشی کبھی کم
جو ہوں ہشیار تو تیرا بھروں دم

ترے ہی عشق کا دلبر نشاں ہو
تری الفت میں جان تن رواں ہو

ترا عشق ایسا نظروں میں سمائے
سوا تیرے نظر پھر کچھ نہ آئے

صدائے عشق سے یہ کان بھر جائیں
کہ اور آواز پھر سننے نہیں پائیں

تری الفت میں ایسا مبتلا ہوں
کہ ہر اک کام سے بے دست و پا ہوں

نہوئے کچھ غرض اہل جہاں سے
زمیں سے آسماں سے لامکاں سے

خوشی جنت کی نے دوزخ کا غم ہو
ہماری جائے بس بیت الصنم ہو

ہوا کرتی ہے جو عاشق کی نوبت
محبت میں جو کچھ ہوتی ہے حالت

تری الفت میں یا اللہ میرے
وہی احقر کی ہو قربان تیرے

زباں میری ہو اور ہو نام تیرا
یوں ہی ہو خاتمہ بالخیر میرا

عطا ہو پیروی دین اللہ
مسلمانون کہو آمین اللہ

ورد عظیم مقبول ربّ کریم

جو کوئی اس وظیفہ کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کریگا تو دل کی صفائی بہت ہوگی اور گمراہی اور شیطانی وسوسوں سے خدا تعالی اسکو محفوظ رکھے گا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا ربنا انک رؤف

تمت بالخیر

تقریظ۔ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت سراپا برکت مولٰنا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی مدظلہم العالی

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ نے اس رسالہ کو دیکھا مولف نے اچھا لکھا ہے۔ اور باعث رغبت خلق کا ہے حق تعالیٰ مولف کو اور اوسکے عامل کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین واللہ ولی التوفیق"

تقریظ۔ جناب مولٰنا مولوی محمد عبد الجمیل صاحب

دامت برکاتہم وعمت فیوضاتہم مدرس اول مدرسہ فتحپوری دہلی مبلغ پر تمیز عمدۃ العلماء زبدۃ العرفا حضرت مولٰنا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علیگڈہی مدظلہم العالی +

یہ کتاب نایاب عجب العجائب تصور کرنی چاہیے بندہ نے اسکو اول سے آخر تک اچھی طرح دیکھا ہے اسکا اسلوب عجیب اور طرز غریب بہت ہی پسند آیا ہے اکثر کتب الاحادیث والفقہ مین مجموعہ مسائل اس کتاب کے درج ہین لیکن بسبب انتشار مولف سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیہ نے اسکی فراہمی مین سعی بلیغ مبذول فرمائی ہے حق تعالیٰ اجر جمیل اور ثواب جزیل عطا فرمائے اور اونکی عمر وعلم وفیض وتندرستی مین برکت بخشے مسئلہ تکبیر مین جو سعید زمان فخر امثال واقران برادرم مولانا محمد امان الرحمن صاحب شکر اللہ سعیہ نے تحقیق فرمائی ہے سزاوار تحسین اور صد آفرین ہے جملہ عوام وخواص کو جان ودل سے باخلاص

تقریظ۔ واعظ شیرین بیان مقبول اہل جہان مولوی حاجی حافظ محمد کرامت اللہ خان صاحب واعظ مدرسہ حسین بخش متصل مسجد جامع شہر دہلی +

احقر العباد محمد کرامت اللہ عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ مصنفہ عالم باعمل جناب مولوی محمد امان الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خلف الرشید مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد عبد الرحیم علیہ الرحمۃ الکریم مصنفہ کتاب رحمۃ الرحیم و رانڈونکی شادی وغیرہ کا نظر احقر سے گذرا واقعی مصنف نے ہر ایک بحث کو مختصر طور پر بقدر ضرورت خوب لکھا ہے جس سے عوام اہل اسلام عمدہ وجہ سے نفع اوٹھا سکتے ہین مسائل ضروریہ مندرج ہین خصوصًا تکبیر مساجد کی بحث خوب لکھی ہے۔ اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین۔ انشا اللہ تعالیٰ اہل ایمان اس رسالہ کو دیکھ کر عمل کرینگے اور یہ رسالہ جو مندرس ہو رہا ہے شائع ہو جائے گا خدا تعالیٰ مصنف موصوف کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور ہمارا اور کل مسلمانون کا ایمان

تمام شکریہ تالیف ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ صاحب رسالہ نے اہل اسلام کو ورطۂ غفلت سے نجات دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یوم الجزاء وما مِنّا اِلّا الدعا فی الصبح والمسا ملاء الارض والسماء۔ عبد الجمیل عفی عنہ مدرس اول مدرسہ فتحپوری دہلی

عبد الجمیل ۱۳۱۹ھ

کے ساتھ خاتمہ کرے آمین یارب العالمین:

نمقہ وحررہ محمد کرامت اللہ عفی عنہ دہلوی

محمد کرامت اللہ سنہ ۱۳۱۰ھ

تقریظ۔ مولانا الحاج الحافظ القاری جناب مولوی محمد حافظ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید حضرت مولانا محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ۔ مین نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک دیکھا اس باب آداب المساجد مین مستقل کوئی رسالہ ایسا محکم نظر نہین پڑا۔ مؤلف نے بکمال تحقیق و جانفشانی کیسی کیسی روایات بیّنات و آیات محکمات سے ثبوت پہونچایا ہے جزاہ اللہ عنّا وعن المسلمین خیر الجزاء واعطاہ حسن العطاء الحق جو خرابی اور غفلت امر معلوم مین فی زماننا عام ہے۔ مؤلف نے اس رسالہ مین اوسکی پوری پوری داد دی ہے اللہ تعالیٰ مولف موصوف کی سعی کو مشکور فرماکر اس سے خاص و عام کو نفع تام بخشے۔ آمین حررہٗ خادم الطالبین محمد حافظ الدین عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

تقریظ عالم باعمل فاضل اجل مولانا محمد راغب اللہ صاحب عمہ فیضہ مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پانی پت

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ وبعد یہ رسالہ عجیبہ بلا دُرِّ یتیمہ اول سے آخر تک مین نے دیکھا ہر طرح عمدہ پایا مضمون عالی عبارت سلیس مقاصد اس رسالہ کے بہت اچھے۔ ضرورت اس مضمون کی اشاعت کی ازحد۔ فی زماننا عوام تو کیا بلکہ خواص بھی اس نعمت سہل الوصول سے محروم ہیں۔ حق یہ ہے کہ اس مضمون کا پھیلانا ایک اعلےٰ درجہ کا ذخیرۂ اخروی ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا اور عوام وخواص کو اس سے نفع پہونچیگا۔ کیوں نہو اسکے مصنف عالم باعمل جوان صالح ہیں خداوند تو اُنکی حیات ممتد سے اہل اسلام کو ہمیشہ نفع پہونچا آمین یارب العالمین

حررہ محمد راغب اللہ عفا اللہ عنہ ۴ سفر ۱۳۱۳ھ

محمد راغب اللہ ۱۲۹۴